غیر منصوص استعاذہ کا فقہی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Ghair Mansoos Iste'aza in the light of Jurisprudance

Abdul Jabbar
EST, Govt High School, RB khurarrian Wala Faisalbad

Abstract

Islam is the religion which provides with peace to mankind in the outer world, as well as, in the inner self of man. It provides satisfaction and serenity to its followers in the moments of inner conflicts and social discords. In order to get the possible solutions to these conflicts and complexes, we need to go to the personalities endowed with peculiar qualities to resolve them. This article aims to discuss the Ghair Mansoos Isteaza in the light of jurisprudence that which kind of words and their usage is allowed or not in the light of Isamic teachings.

Keywords: Isteza, Ghair Mansoos, Jurisprudance,

شیطان کے وساوس اور خطرات سے بچنے کے لیے استعاذہ ایک روحانی علاج بھی ہے اور سبب کار گر بھی ہے اعوذ باللہ الخ پڑھنے کے عمل کو استعاذہ اور تعوذ کہتے ہیں۔ کامل استعاذہ کے لیے انسان کے ذہن میں استعاذہ کا مکمل معنی و مفہوم پختہ ہونا چاہیے۔"اعوذ عاذ یعوذ سے مشتق ہے اور اعوذ باللہ کا معنی ہے میں ان چیزوں سے اللہ کی پناہ اور اس کی حفاظت میں آتا ہوں، جن کا مجھے ڈر اور خطرہ ہے۔اور شیطان کا ماٴخذ "شطن" ہے بمعنی "دور ہونا" یعنی شیطان وہ ہے جو اللہ کی رحمت سے دور ہو گیا۔ بعض کے نزدیک شاط یشیط سے مشتق ہے۔ بمعنی جلنا اور ہلاک ہونا۔ جن وانس میں سے جو بھی (اپنے رب کی) حدود سے آگے بڑھنے والا اور اس کے سامنے اکڑنے والا ہے اس کو شیطان کہتے ہیں۔ جنات میں جو شیطان ہوتے ہیں انھیں چونکہ آگ کی قوت سے پیدا کیا جاتا ہے اس لیے ان کے اندر غصہ زیادہ ہوتا ہے۔"

خالقِ کائنات نے انسان کو تخلیق کیااور اس کے ساتھ کئی اشیاء کو متعلق کر دیا۔ بیماری بھی ان اشیاء میں سے ایک ہے۔انسان جب مریض ہوتا ہے تو مرض سے شفا پانے کے لیے مختلف طرق استعمال کرتا کرتا ہے۔ان کے طرائق میں سے ایک طریقہ قرآن وسنت کے احکام کے مطابق تعویذ وغیرہ ہے تعویذات دو حال سے خالی نہیں ہیں۔

1- وہ تعویذات جن کے الفاظ قرآن وحدیث میں مذکور ہیں،انھیں استعاذاتِ منصوصہ کہا جاتا ہے۔

2- وہ تعویذات جن کے الفاظ قرآن وحدیث میں مذکور نہیں ہیں ان کو استعاذاتِ غیر منصوصہ کہا جاتا ہے۔اس مقالہ میں اس کے فقہی احکام بیان کئے گئے ہیں۔

استعاذاتِ غیر منصوصہ بھی دو صورت سے خالی نہیں ہیں۔ تعویذات میں مذکور الفاظ اچھے ہوں گے یا برے اگر اچھے الفاظ ہیں اور جائز الفاظ ہیں تو ان کے بارے میں فقہی حکم کیا ہے؟اور اگر الفاظ برے ہیں اور ناجائز ہیں تو کس حد تک آیا کہ کفر کہ حد تک ہیں یا نہیں اگر الفاظ کفریہ نہیں ہیں تو کیا حکم ہے؟اور اگر الفاظ کفریہ ہیں تو کیا حکم شرع ہو گا؟اگر تعویذات شیطانی کلمات یا جادو وغیرہ ہو تو کیا حکم فقہی ہو گا؟اور اس پر عمل اور اعتقاد کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟اور جادو گر کی دنیا میں کیا سزا ہے اور آخرت میں کیا عذاب ہے؟

الفاظ قرآنیہ سے شفاء کا حکم

اس بات میں کسی مسلمان کو شک نہ ہے کہ قرآن مجید شفاء ورحمت ہے ہاں کوئی منافق اس سے انکار کرے تو یہ اس کا نفاق ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا[1]

(اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن سے وہ چیز جو مومنین کے لیے شفاء اور رحمت ہے ظالموں کے نقصان کو زیادہ کر دیتا ہے۔)

اس کے علاوہ بے شمار آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے قرآن مجید کو شفاء ہدایت اور بیماریوں سے شفاء قرار دیا ہے۔اس کی روشنی میں لفظ مومنین سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ شفاء اور رحمت ایمان والوں کے لیے ہے۔

---

1 القرآن، سورۃ بنی اسرائیل ۱۷: ۸۲۔

منافقین، ظالمین اور کافرین کے لیے شفاء نہیں بلکہ خسارہ اور نقصان ہی ہے۔ یعنی شفاء کے لیے ایمان شرط ہے اور مخصوص کسی مرض یا مصیبت کے لیے شفاء قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو مطلق رکھا کہ ہر چیز کے لیے ہر مرض کے لیے ہر مصیبت و مشکل کے لیے شفاء ورحمت ہے۔

امام فخر الدین رازی، علامہ خازن اور صاحب تفسیر قاسمی اس آیت کی تفسیر میں یوں رقم طراز ہیں :"واماّکونه،شفاء من الامراض الجسمانية فلان التبرك بقراء ته يدْفع كثيراً من الامراض و لماّ اعترف الجمهور من الفلاسفة و اصحاب الطلسمات بأن لقراء ة الرُّقى لامجهولة والعزائم الَّتى لَا يفْهم منها شيْ "[2]

"ہر حال قرآن کا شفاء ہونا امراض جسمانیہ کے لیے اس لیے ہے کہ اس کی قرأت کی برکت سے بہت سے امراض دور ہوتے ہیں۔ جب جمہور فلاسفہ اور اصحاب طلسمات نے اس بات کو مانا ہے کہ نامعلوم دم، اور وہ منتر جن سے کچھ سمجھ نہیں آتا وہ منافع کی تحصیل اور فسادات کو دفع کرنے میں عظیم اثرات رکھتے ہیں تو قرآن عظیم کا پڑھنا جو ذکر اللہ، اس کی کبریائی، ملائکہ کی تعظیم شرکش اور شیاطین کی تحقیر پر مشتمل ہے۔ وہ دین و دنیا کی نفع کے لیے اولیٰ سبب ہے۔ جو بات ہم نے ذکر کی ہے اس کی تاکید اس روایت سے ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے قرآن سے شفاء حاصل نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے شفاء نہیں دے گا۔"

اس عبارت اور حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قرآنی آیات استفادہ جائز و مستجب ہے۔

الفاظ غیرِ منصوصہ حسنہ سے شفاء کا حکم

مذموم اور کفریہ الفاظ سے استعاذہ جائز نہیں جب کہ غیر منصوص الفاظ حسنہ سے استعاذہ جائز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

---

[2] (۱) الرازی، **تفسیر کبیر**، : ج: 21، ص: 390-
(۲) خازن، **تفسیر خازن**، الجزء: 3، ص: 144
(۳) القاسمی، مُحَمَّد جمال الدین بن مُحَمَّد سعید بن قاسم الحلاق، **تفسیر قاسمی**، (بیروت: دار الکتب العلمیة، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۱۸ھ)، الجزء: 6، ص: ۴۹۷.

((وَقَالَ صلی الله علیه وآله وسلم لَابأسَ بالسرُّقی مالَم یکن فیه شرك ومن استطاع منکم أن ینفعَ افاه فلیفعل))[3] ''اور فرمایا آپ ﷺ نے دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک اس (دم) میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں اور جو بھی تم میں سے طاقت رکھے کہ اپنے بھائی کو وہ نفع دے سکتا ہے تو وہ ضرور (ایسا) کرے''۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ استعاذات منصوصہ قرآنیہ اور نبویہ کے علاوہ استعاذاتِ غیر منصوصہ جو قرآن وحدیث میں مذکور نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ دم، تعویذ وغیرہ جائز ہے جیسا کہ ہندسوں میں تعویذ وغیر لکھے جاتے ہیں یا بزرگان دین اسماء حسنی یا ملائکہ وانبیاء کے اسماء کے ساتھ تعویذ وغیرہ لکھتے ہیں یا کوئی بھی اچھے الفاظ ہوں تو ان کے ساتھ دم اور تعویذات جائز ہیں جیسا کہ حدیث پاک کی دلالت ہے۔ ہاں کفریہ اور شرکیہ کلمات نہ ہوں ان سے حدیث پاک میں منع کیا گیا ہے ان کے علاوہ جن الفاظ حسنہ سے کسی مومن کا فائدہ ہو یا کسی مریض کو افاقہ ہو تو نبی پاک ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ (فل ي فعل) ضرور فائدہ دو۔ اور قرآن و سنت کا یہ اسلوب ہے کہ ہمیشہ نفع بخش چیز کو جائز اور نقصان دہ چیز کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا اسمائے حسنیٰ اور استعاذات غیر منصوصہ حسنہ سے دم اور تعویذات کو جائز ٹھہرایا ہے۔

''حیات الحیوان'' میں علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ اہل علم نے مجھے خبر دی ہے:

''أن أسماء الفقهاء السبعة، الذین کانوا بالمدینة الشریفة، إذا کتبت في رقعة وجعلت في القمح فإنه لا یسوس، ما دامت الرقعة فیه، وہم مجموعون عبید الله، عروة، سعید، قاسم ابوبکر، سلیمان، خارجه''[4] ''کہ مدینہ منورہ کے سات فقہاء کے نام لکھ کر کاغذ میں گندم میں رکھ دیے جائیں تو جب تک وہ کاغذ (لکھا ہوا) گندم میں رہے گندم کو گھن نہیں لگے گا۔ اور (فقہاء کے ناموں کا) مجموعہ یہ ہے: عبید اللہ، عروہ، سعید قاسم، ابو بکر، سلمان، خارجہ۔''

---

3 (١) قرطبي، امام، **تفسير قرطبي**، الجزء: 10، ص: 319.
(٢) الدميری، محمد بن موسى بن عيسى، كمال الدين، **حياة الحيوان**، (بيروت: دار الكتب العلمية، س ن)، ج: ٢، ص: ٥٣.

4 خازن، **تفسير خازن**، الجزء: 1، ص: 64.

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حدیث کے مطابق جس تعویز میں شرک و کفر کے الفاظ نہ ہو وہ جائز ہے۔ پتہ چلا کہ اچھے الفاظ کا اچھا اثر ہے یعنی فقہاء کے بابرکت ناموں کی وجہ سے گندم نقصان سے محفوظ رہے گی ان شاءاللہ تعالی۔ ایسے استعاذات غیر منصوصہ سے ہزاروں کتابیں مزین و مسجع ہیں۔

اسمائے الٰہی سے دم

امام مالک لکھتے ہیں کہ اسمائے الٰہی کیے ساتھ برکت حاصل کرنا شرعا جائز ہے۔"تفسیر قرطبي"میں ہے:

"قَالَ مَالِكٌ: لَا بَأْسَ بِتَعْلِيقِ الْكُتُبِ الَّتِي فِيهَا أَسْمَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَعْنَاقِ الْمَرْضَى عَلَى وَجْه التَّبَرُّكِ بِهَا"[5] ''اور امام مالک نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ مریضوں کے گلے میں وہ مکتوبات (تعویذات) لٹکائے جائیں جن میں اسمائے الٰہی لکھتے ہوتے ہیں امن سے برکت حاصل کرنے کے لیے۔''

اس عبارت معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے علاوہ غیر منصوص اسماء انہی کے ساتھ تعویز کرنا اور لٹکانا دونوں جائز ہیں اور برکت کے لیے بھی اسماء حسنی کو لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے۔

استعارات مزمور سے استعاذات مذموم

نبی کریم ﷺ نے خود منع فرمایا ہے حدیث پاک میں ہے۔علامہ خازن لکھتے ہیں:

((عن أبي هريرة أن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال اجتنبوا السبع الموبقات قيل يا رسول الله وما هن؟ قال: الإشراك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله إلّا بالحق، وأكل مال اليتيم والزنا والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات))

''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو اور کسی جان کو بغیر حق کے قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو، یتیم کا مال کھانا جہاد سے پیٹھ پھیرنا اور پاک باز مومن عورتوں پر بہتان لگانا۔''

اس حدیث پاک میں جادو سے بھی منع کیا گیا ہے۔جو کہ کیا مذموم استعاذات میں شمار ہوتا ہے کیونکہ جادو وہ کلمات ہوتے ہیں جن میں شیاطین کی تعظیم اور کفریات وغیرہ ہوتے ہیں اور خصوصاً ہندوؤں کے منتروں میں توبتوں

[5] - قرطبی، امام، **تفسیر قرطبی**، الجزء: 10، ص: 319

کے نام وغیرہ ہوتے ہیں لہٰذا ایسے کلمات جن میں کفر و شرک وغیرہ جیسے کلمات ہوں، ان کے ساتھ تعویزات جائز نہیں ہے۔

اب پہلے سحر یعنی جادو کی حقیقت بیان کی جاتی ہے پھر اس کا حکم بیان کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جادو کیا ہے؟

تفسیر قرطبیؒ میں امام قرطبیؒ نے اسے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"الرَّابِعَةُ وَاخْتُلِفَ هلْ لَه حَقِيقَةٌ أَمْ لَا، فَذَكَرَ الْغَزْنَوِيُّ الْحَنَفِيُّ فِي عُيُونِ الْمَعَانِي لَه: أَنَّ السِّحْرَ الْمُعْتَزِلَةِ خُدَعٌ لَا أَصْلَ لَه، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَسْوَسَةٌ وَأَمْرَاضٌ. قَالَ: وَعِنْدَنَا أَصْلُه طِلَّسْمٌ يُبْنَى عَلَى تَأْثِيرِ خَصَائِصِ الْكَوَاكِبِ، كَتَأْثِيرِ الشَّمْسِ فِي زِئْبَقِ عِصِيِّ فِرْعَوْنَ، أَوْ تَعْظِيمِ الشَّيَاطِينِ لِيُسَهِلُوا لَه مَا عَسُرَ. قُلْتُ: وَعِنْدَنَا أَنَّه حَقٌّ وَلَه حَقِيقَةٌ يَخْلُقُ اللَّه عِنْدَه مَا شَاءَ، عَلَى مَا يَأْتِي. ثُمَّ مِنَ السِّحْرِ مَا يَكُونُ بِخِفَّةِ الْيَدِ كَالشَّعْوَذَةِ. وَالشَّعْوَذِيُّ: الْبَرِيدُ لِخِفَّةِ سَيْرِه. قَالَ ابْنُ فَارِسٍ فِي الْمُجْمَلِ: الشَّعْوَذَةُ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ أَهلِ الْبَادِيَةِ، وَهيَ خِفَّةٌ فِي الْيَدَيْنِ وَأَخْذَةٌ كَالسِّحْرِ، وَمِنْه مَا يَكُونُ كَلَامًا يُحْفَظُ، وَرُقًى مِنْ أَسْمَاءِ اللَّه تَعَالَى. وَقَدْ يَكُونُ مِنْ عُهودِ الشَّيَاطِينِ، وَيَكُونُ أَدْوِيَةً وأدخنة وغير ذلك"

"چوتھا مسئلہ: اختلاف کیا گیا ہے کہ جادو حقیقت ہے یا نہیں؟ غزنوی حنفی نے عیون المعانی میں ذکر کیا اسکو کہ جادو معتزلہ کے نزدیک دھوکا ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک وسوسہ اور امراض ہے۔ فرمایا ہمارے نزدیک اس کی اصل طلسم ہے جو ستاروں کے خواص کی تاثیر پر مبنی ہے، جیسے سورج کی تاثیر فرعون کی پارہ کے ساتھ قلعی کی ہوئی لاٹھیوں میں یا شیاطین کی تعظیم کہ اس کی مشکلات کو آسان کر دے۔ میں کہتا ہوں ہمارے نزدیک یہ ثابت ہے اور اس کی حقیقت ثابت ہے۔ اللہ کے نزدیک وہ جو چاہے پیدا کر دے جیسا کہ آگے آئے گا۔ پھر جادو سے کچھ وہ ہوتا ہے جو ہاتھ کی صفائی ہوتی ہے: جیسے مداری کا تماشا اور مداری پھرتی کے ساتھ کرتب دکھانے والے کو کہتے ہیں۔ ابن فارس نے مجمل میں کہا: شعبدہ بازی دیہات والوں کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ہاتھوں کی صفائی ہے اور جادو کی طرح جادو ہے اور اس میں سے کچھ کلام وہ ہوتا ہے جو یاد کیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء سے تعویذات ہوتے ہیں کبھی شیاطین کے وعدوں سے اور کبھی دواؤں اور دھونیوں سے اور کبھی اس کے علاوہ سے۔"

پانچواں مسئلہ: فصاحت في الكلام اور لسانت في الكلام (کلام میں بہتر ہونا) کو رسول اللہ ﷺ نے سحر کا نام دیا ہے آپ نے فرمایا: ((ان من البيان لسحر)) امام مالک وغیرہ نے اسے تخریج کیا۔اور وہ یہ ہے کہ باطل کو درست قرار دینا حتیٰ کہ سامع کو وہم ہو کہ یہ حق ہے۔ پس اس بناء پر رسول اللہ ﷺ ہے کا فرمان ہے: ((ان من البيان سحرا)) فصاحت بلاغت کی مذمت کے لیے بیان کیا کیونکہ اسے جادو سے تشبیہ دی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بلاغت کی تعریف کے لیے بیان کیا گیا ہے اور بیان کی فضیلت کے لیے، یہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے اور پہلا زیادہ صحیح ہے اور اس کی دلیل حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے: ((فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ)) ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی زیادہ فصیح ہو اپنی دلیل بیان کرنے میں۔اور یہ فرمان: ((إِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ الثَّرْثَارُونَ الْمُتَفَيْهِقُونَ)) ثرثرہ کثرت کلام اور اس کی تردید کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے جو زیادہ بولے وہ ثرثار مہذار ہے اور اسی طرح (الْمُتَفَيْهِقُ) ہے۔ ابن درید نے کہا کہ "فُلَانٌ يَتَفَيْهَقُ فِي كَلَامِه" یعنی اس میں وسیع ہے اور بھرنے والا ہے، مبالغہ کرنے والا ہے۔ کہا اس کی اصل الْفَهْقُ ہے اور وہ بھرنا ہے گویا کہ اس کے ساتھ وہ اپنا منہ بھر لیتا ہے۔ میں نے کہا اس معنی کے ساتھ جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ عامر شعبی راوی حدیث اور صعصعہ بن صوحان نے تفسیر کی ہے کہ آپ ﷺ کا فرمان ((ان من البي ان سحر ا)) پس وہ آدمی جو حق پر نہیں وہ اپنی دلیل میں زیادہ فصیح ہے حق والے سے کہ یہ قوم کو اپنے بیان سے مسحور کرتا ہے اور حق لے جاتا ہے اور حق اس کے خلاف ہے۔ عبارت سے معلوم ہوا کہ جادو معتزلہ کے نزدیک ایک دھوکا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں

اور امام شافعی کے نزدیک وسوسہ اور امراض کا نام جادو ہے یعنی امراض کو جادو کہا ہے۔ ہمارے نزدیک یعنی احناف کے نزدیک اس کی اصل طلسم کی تاثیر پر مبنی ہوتی ہے جیسا کہ فرعونیوں نے اپنی لاٹھیوں پر قلعی کی ہوئی تھی تو وہ سورج کی روشنی میں سانپ لگنے لگے یا اس میں منتر وغیرہ پڑھے جاتے ہیں جن میں شیاطین کی تعظیم ہوتی ہے اور ان سے مدد مانگی جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک جادو کی حقیقت ہے اور یہ ثابت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کر دے۔ اور بعض نے کہا کہ جادو ہاتھ کی صفائی ہے اور مداری کا تماشا کہ وہ بعض منتر اور تعویذ وغیرہ پڑھ کر آنکھوں پر جادو کر دینا ہے۔ بہر حال اس کی اصل حقیقت ہے۔

"تفسیر المحیط" میں جادو کے بارے علماء کا اختلاف قرآنی آیات کی روشنی میں یوں بیان کیا گیا:

"وَاخْتُلِفَ فِي حَقِيقَةِ السِّحْرِ عَلَى أَقْوَالٍ: الْأَوَّلُ: أَنَّه قَلْبُ الْأَعْيَانِ وَاخْتِرَاعُهَا وَتَغْيِيرُ صُوَرِ النَّاسِ مِمَّا يُشْبِه الْمُعْجِزَاتِ وَالْكَرَامَاتِ، كَالطَّيَرَانِ وَقَطْعِ الْمَسَافَاتِ فِي لَيْلَةٍ..."[6]

''جادو کی حقیقت میں اختلاف ہے کئی اقوال کی بنا پر:

پہلا قول: اول یہ کہ آنکھوں کا پھیرنا اور ان کو دھوکہ دینا ہے اور لوگوں کی صورت کو بدلنا اس چیز سے جو معجزات اور کرامات کے مشابہ ہے۔ جیسا کہ ہوا میں اڑنا اور اور کئی مسافات کو ایک رات میں طے کرنا۔

دوسرا قول: دوسرا قول کہ یہ دھوکہ ہے خرق عادات ہے، غلط خبر دینا اور شعبدہ بازی ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس پر دلیل دیتے ہیں: "يُخَيَّلُ إِلَيْه مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعى" اور حدیث میں ہے جب لبید بن اعصم یہودی نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا، (توآپ ﷺ نے فرمایا) ((يُخَيَّلُ إِلَيْه أَنَّه يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُه)) خیال آیا کہ آپ کچھ کر رہیں حالانکہ کچھ کر نہیں رہے ہوتے۔ اور یہی معتزلہ کا قول ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور ابو اسحاق استر ابازی شافعی سے بھی ان سے موافقت کی ہے۔

تیسرا قول: اور تیسرا قول یہ ہے کہ یہ ایسا امر ہے جو آنکھوں کو قابو میں کرتا ہے حیلہ کے طریقہ پر۔ اور اسی سے ہے: "سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ" جیسا کہ روایت ہے کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں قلعی سے بھرپور ہیں اور ان کے نیچے انھوں نے آگ بھڑکائی تو رسیاں اور لاٹھیاں حرکت کرنے لگیں اور وسیع یعنی بڑی ہو گئیں۔ ارباب حیل، دک اور شعبدہ بازی کے لیے ایسی بہت ساری اشیاء کتاب "كَشْفِ الدَّكِّ وَالشَّعْوَذَةِ وَإِيضَاحِ الشَّكِّ" میں بیان کی گئی ہیں۔ اور کتاب "إِرْخَاءِ السُّتُورِ وَالْكَلَلِ فِي الشَّعْوَذَةِ وَالْحِيَلِ" میں۔ اور حدیث میں ہے جب شق قمر ہوا مکہ میں دو ٹکڑے نصف نصف تو ابو جہل نے کہا صبر کرو یہاں کیا کہ اہل دیہات آجائیں۔ پس اگر انھوں نے اس چیز کی خبر نہ دی تو پتہ چل جائے گا کہ محمد (ﷺ) نے جادو کیا ہے ہماری آنکھوں پر۔ پس وہ (دیہاتی) آئے اور انھوں نے خبر دی اس (معاملہ) کی تو ابو جہل نے (پھر بھی) کہہ دیا کہ یہ بڑا جادو ہے۔

---

6 الاندلسی، ابو حیان محمّد بن یوسف بن علي بن یوسف بن حيان أثير الدين، **البحر المحيط فى التفسير**، (بیروت: دار الفكر، ١٤٢٠ھ)، الجزء: ١، ص: 525.

چوتھا قول: چوتھا قول یہ ہے کہ یہ خدمہ جن کی ایک قسم ہے وہ جن جنھوں نے اسے اپنے لطیف جسم اور ہیئت سے نکالا ہے تو وہ لطیف ہے، رقیق ہے اور مخفی ہے۔

پانچواں قول: اور پانچواں قول یہ ہے کہ یہ ایسے اجسام سے مرکب ہے جنھیں جمع کیا جاتا ہے اور جلایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ آنکھوں کو پھیرا جاتا ہے اور دھوکہ دیا جاتا ہے اور ان پر اسماء اور منتر پڑھے جاتے ہیں۔ پھر جادو میں جس چیز میں ضرورت ہو اس میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

چھٹا قول: چھٹا قول یہ ہے کہ یہ طلسمات (یعنی جادو کی لکیریں یا تحریریں وغیرہ) اور تلفطریات (ایک قسم کے جادو کی تحریر) ہیں۔ جو ستاروں کے خواص کی تاثیر پر مبنی ہوتی ہیں۔ جیسے سورج کی تاثیر فرعون کی قلعی کی ہوئی لاٹھی میں۔ یا شیاطین سے خدمت حاصل کرنا مشکلات کو آسان کرنے کے لیے۔

ساتواں قول: اور ساتواں قول یہ ہے جادو کلمات کفریہ سے مرکب ہوتا ہے۔

اور جادو کے متعلق ہمارے بعض معاصرین نے کہا کہ اس کے متعلق جتنے بھی اقوال منقول ہیں وہ تمام اس کی مختلف اقسام ہیں۔ اور اس کت ساتھ بعض دوسری اقسام بھی ملادی گئی ہیں۔

جیسے شعبدہ بازی، دک (ایک چیز کو دوسری کے برابر کرنا)، شمسی سیارے، ایک چیز کو دوسری جیسی بنانا، منتر، رومال سے کرتب دیکھانا، سرع (کسی کو شکست دینا) اور اس جیسی بقیہ اقسام شامل ہیں۔"

مذکورہ تفسیر میں جادو کے متعلق مختلف اقوال بیان کیے گئے ہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ پہلا قوال یہ کہ آنکھوں کا دھوکہ ہے، دوسرا یہ کہ خرق عادات، افعال شعبدہ بازی، وغیرہ۔ تیسرا یہ کہ آنکھوں پر جادو ہوتا ہے، چوتھا یہ کہ جنات سے کام لیا جاتا ہے۔ پانچواں قول یہ کہ یہ منتر اور اسماء پڑھے جاتے ہیں۔ چھٹا قول یہ ہے کہ یہ طلسمات اور فلفطریات میں یعنی جادو کی خاص تحریریں اور شیاطین سے مدد لی جاتی ہے، ساتواں قول یہ ہے کہ جادو کلمات کفریہ سے مرکب ہوتا ہے اور متاخرین کہتے ہیں کہ یہ تمام کی تمام جادو کی اقسام ہیں۔

جادو کا فقہی حکم

"تفسیر قرطبیؒ" میں اس مسئلہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مختلف فقہاء کی مختلف آراء پیش کی گئی ہیں۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"وَاخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِي حُكْمِ السَّاحِرِ الْمُسْلِمِ وَالذِّمِّيِّ، فَذَهَبَ مَالِكٌ إِلَى أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سَحَرَ بِنَفْسِهِ بِكَلَامٍ يَكُونُ كُفْرًا يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ وَلَا تُقْبَلُ تَوْبَتُه، لِأَنَّه أَمْرٌ يَسْتَسِرُّ بِه

كَالزِّنْدِيقِ وَالزَّانِي، وَلِأَنَّ اللَّه تَعَالَى سَمَّى السِّحْرَ كُفْرًا بِقَوْلِه: وَما يُعَلِّمانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولا إِنَّما نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلا تَكْفُرْ وَہوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَأَبِي ثَوْرٍ وَإِسْحَاقَ والشافعي وَأَبِي حَنِيفَةَ." [7] "مسلم اور ذمی جادو گر کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام مالک اس طرف گئے ہیں کہ اگر مسلمان جادو گر خود ایسے کلام کے ساتھ جادو کرے جو کفر ہے تو اسے قتل کیا جائے گا اور توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کی توبہ قبول کی جائے گی کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جسے چھپایا جاسکتا ہے جیسے زندیق اور زانی۔ اور اسلیے (کفر ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے جادو کو کفر کہا ہے اپنے اس قول میں " وَما يعَلِّمانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يقُولا إِنَّما نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلا تَكْفُرْ "اور یہی قول امام احمد بنحنبل، ابو ثور، اسحاق، شافعی اور امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے۔

حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اور سات تابعین سے جادو گر کو قتل کرنا مروی ہے اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ ساحر کی حد اس کی گردن کاٹنا ہے۔ اسے ترمذی نے تخریج کیا۔ ابن منذر نے کہا جب کوئی آدمی اقرار کرے کہ اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہے جو کفر ہے تو اس کا قتل واجب ہے اگر توبہ نہ کرے۔ اور اسی طرح اگر اس کے خلاف گواہی ثابت ہو جائے تو اور گواہی کلام کفر بیان کرے۔ اور اگر کلام ایسا ہو جو اس نے ذکر کیا جس کے ساتھ اس نے جادو کیا ہے وہ کفر نہ ہو تو قتل جائز نہیں ہے۔

امام قرطبیؒ نے امام مالک، امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے حوالے سے لکھا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک اگر جادو کا کلام کفریہ ہے تو جادو گر کافر اگر کفریہ نہیں لیکن جادو ہے تو کافر نہیں ہے۔ اور حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت حفصہ، حضرت ابو موسی اشعری حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر سات تابعین سے جادو گر کو قتل کرنا مروی ہے۔

امام ماتریدی کے نزدیک ساحر کا حکم

امام ماتریدی فرماتے ہیں:

ثم السحر يكون على وجہين:

[7] قرطبی، امام، **تفسیر قرطبی**، الجزء: 10، ص: 319.

سحر يكفر به صاحبه؛ فإن كان ذلك منه بعد الإسلام، يُقْتل به صاحبُه؛ لأَنه ارتداد منه.وسحرٌ لا يكفر به صاحبه؛ فلا يقتل به، إلا أَن يسعى في الأَرض بالفساد: من قتل الناس، وأَخذ الأَموال. فهو كقاطع الطريق، يُحكم بحكمهم من القتل وسائر العقوبات، وإِذا تاب قُبِلت توبتُه.

''پھر جادو دو قسموں پر ہے۔ایک ایسا جادو کہ جس کے ساتھ صاحب سحر کفر کر بیٹھتا ہے پس اگر جادو اس قسم سے ہو تو وہ خارج از اسلام ہو گیا۔ پھر جادو گر کو قتل کیا جائے گا اسلام سے پھرنے کی وجہ سے۔ اور ایک ایسا سحر ہے جس کے ساتھ صاحب سحر کفر نہیں کرتا تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ مگر یہ کہ وہ زمین میں خرابی پیدا کرے لوگوں کو قتل کرے یا مال لوٹے تو وہ ڈاکو کی طرح ہے تو اس پر رہزن والا حکم لگایا جائے گا۔ قتل کیا جائے گا یا باقی سزائیں اور جب وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ کیا تو غور نہیں کرتا کہ فرعون کے جادو گروں نے جب آیت دیکھی (یعنی معجزات) تو وہ ایمان لے آئے اور انھوں نے ایسی توبہ کی جس کی امید اس مسلمان سے نہیں کی جا سکتی جو اسلام پر پیدا ہوا۔ کیونکہ فرعون نے ان سے وعدہ کیا تھا ہاتھ پاؤں کاٹنے، پھانسی اور طرح طرح کے عذاب تو وہ بولے (کوئی حرج نہیں ہم ہے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں)۔''

اور امام اعظم ابو حنیفہؒ سے مذکور ہے جادو گرنی بارے میں ایک قول یہ کہ قتل کا کیا جائے اور ایک قول ہے کہ قتل نہیں کیا جائے گا۔اور جادو گر کے بارے میں دو قول ہیں: جادو کی وجہ سے جس کے بارے میں قتل کرنا مروی ہے وہ اس وجہ سے جو ہم نے ذکر کیا کہ لوگوں کو جادو کے ذریعے قتل کرنا۔ پس وہ ساعی فی الارض یعنی زمین میں فساد کرنے والے کی طرح ہے حکم میں نہ کہ عین سحر کی وجہ سے، یا اسلام لانے کے بعد جادو کے ساتھ کفر کیا تو وہ مرتد کی طرح قتل کیا جائے گا۔

اور جس کے بارے میں منقول ہے کہ قتل نہ کیا جائے وہ جادو کفر نہ ہو یا وہ قتل کے ساتھ فساد نہ کرے تو وہ قتل نہ کیا جائے گا۔ پھر امام ابو حنیفہ کا قول ساعي في الارض بالفساد کے بارے میں ہے کہ جب حد لگنے سے پہلے وہ توبہ کرے تو قتل ساقط ہو جائے گا اور اسی طرح ساحر کا حکم ہے۔

اور بہر حال جو کفر کی وجہ سے ہے وہ توبہ سے پہلے قتل کیا جانا لازم ہے حد مقرر ہونے کے بعد۔ اور اسی بناء پر جادو گرنی کے بارے میں آپ کا قول ہے۔ اور جس میں کہا گیا ہے کہ عورت قتل نہیں کیا جائے گی جب وہ جادو میں کفر

کرے۔ کفر کی وجہ سے عورتیں قتل نہیں کی جائیں گی۔ اور جس میں قتل کا حکم ہے وہ اس لیے ہے کہ وہ زمین میں فساد کی کوشش کریں مرد کی طرح وہ عورتیں قتل کی جائیں گی۔ واللہ اعلم

اور بعض نے کہا کہ ساحر کی توبہ قبول نہیں کی جائے تو وہ غلط ہے۔

اور جو توبہ کا زیادہ حق دار ہے وہ ساحر ہے کیونکہ یہ حجت اور غیر حجت میں فرق کرنے کے لیے زیادہ واضح ہے۔

شیخ ابو منصور ماتریدیؒ فرماتے ہیں جادو دو قسم پر ہے ایک کلمات کفریہ کی ساتھ اور دوسرا کلمات غیر کفریہ کے ساتھ ہے۔ اگر کفریہ کلمات کے ساتھ جادو ہو تو حکم قتل کا ہے اور اگر کفریہ نہ ہو تو قتل نہیں کیا جائے گا مگر زمین میں فساد کی کوشش کرنے والے کو قتل کیا جائے گا جیسے ڈاکہ مارنا اور لوگوں کو جادو کے ذریعہ قتل کرنا وغیرہ تو اگر وہ جادوگر توبہ کرے تو توبہ قبول کی جائے گی۔ دلیل یہ ہے کہ توبہ کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کی توبہ قبول کی تھی۔ اور جادوگرنی کے بارے میں امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ قتل نہیں کیا جائے گا اور ایک قول ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا اور جادوگر کے بارے میں دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ اگر کلمات کفریہ کو ہوں تو قتل کیا جائے گا۔ یا کلات کفریہ نہ ہوں لیکن فساد فی الارض ہو تو بھی قتل کیا جائے گا۔

دوسرا یہ کہ اگر کلمات کفریہ بھی نہ ہوں اور فساد فی الارض بھی ثابت نہ ہو تو قتل نہیں کیا جائے گا۔

توبہ کے بارے میں حکم

امام ابو حنیفہؒ کا توبہ کے بارے میں یہ قول ہے کہ فساد فی الارض کرنے والے اور جادوگر کی توبہ قبول کی جائے اگر حد مقدر ہونے سے پہلے توبہ کرے اور قتل ساقط ہو جائے گا۔ اور جادوگرنی کو کفریہ کلمات کے ساتھ جادو کرنے کی وجہ سے قتل نہ کیا جائے گا۔ بلکہ اگر فساد فی الارض کرے تو قتل کیا جائے گا۔ اور فرماتے ہیں کہ بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ ساحر کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی یہ غلط ہے۔ تفسیر ثعالبی میں امام ثعالبی فرماتے ہیں:

”والسِّحْرُ والعمل به كفْرٌ، ويقتلُ السَّاحر عند مالك كُفْراً، ولا يستتابُ كالزنديقِ، وقال الشافعيُّ: يسأل عن سِحْره، فإن كان كُفراً، استتيب منه، فإن تاب، وإلا قتل، وقال مالكٌ فيمَنْ يعقدُ الرجَالَ عن النساءِ: يعاقَبُ، ولا يُقْتَلُ“

"جادو اور اس پر عمل کفر ہے اور امام مالک کے نزدیک جادو گر کو قتل کیا جائے گا اور توبہ قبول نہیں کی جائے گی زندیق کی طرح اور امام شافعی نے فرمایا اس کے جادو کے متعلق پوچھا جائے گا پس اگر کفر ہے تو توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اس سے۔ پس اگر وہ توبہ کرلے (تو قتل نہ کیا جائے گا) اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائے گا۔ اور امام مالک نے فرمایا اس شخص کے بارے میں جو مردوں کو عورتوں سے جدا کرے اسے سزا دی جائے گی، قتل نہیں کیا جائے گا۔"

امام مالک کے نزدیک جادو اگر کفر ہے تو قتل کیا جائے اور توبہ کا مطالبہ نہیں کیا ر جائے گا جیسے زندیق سے مطالبہ نہیں کیا جاتا، امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر جادو کفر ہے تو توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اگر توبہ کرلے تو چھوڑ دیا جائے گا ورنہ قتل کیا جائے گا اور امام مالک کے نزدیک صرف میاں بیوی میں تفریق ڈالنے سے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف سزا دی جائے گی۔

خلاصہ

استعاذات غیر منصوصہ کے فقہی احکام کا خلاصہ یہ ہے کہ استعاذات غیر منصوصہ دو حال سے خالی نہیں ہے: ایک تو یہ الفاظ حسنہ کی ساتھ استعاذہ ہو گا جیسے پیچھے فصل ھذا میں گزرا ہے۔ فقہاء کے نام وغیرہ کے ساتھ برکت حاصل کرنا۔ اور دوسرا یہ الفاظ حسنہ اور اسماء الٰہی یا اسماء انبیاء یا اسماء ملائکہ وغیرہ سے استعاذہ کرنا یہ بلاشبہ جائز و مستحسن ہے اور امت کا ایسے استعاذات پر معمول رہا ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ الفاظ مجہول المعنی ہوں گے یا معلوم المعنی۔ اگر مجہول المعنی ہوں تو ان کے ساتھ جائز نہیں ہے جیسا کہ تفسیر نسفی میں ہے۔

"ولهذا جوز الاسترقاء بما كان من كتاب الله وكلام رسول عليه السلام لا بما كان بالسريانية والعبرانية والهندية" "اور اسی لیے دم جائز قرار دیا گیا ہے کتاب اللہ اور کلام رسول اللہ کے ساتھ، نہ کہ سریانی، عبرانی اور ھندی کلام کے ساتھ۔" اس بحث میں ان میں منع کرنے کا مقصد صرف مجہول المعنی ہونے کی وجہ سے نہ کہ زبان کی وجہ سے۔ جیسا کہ طاسوسا، جاسوسا، ہندی منتر وغیرہ جن کا مطلب معلوم نہ ہو اور جن کا مطلب معلوم ہو اور وہ معلوم المعنٰی ہوں تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہے اگر اچھا معنی ہو تو اس کے ساتھ دم، تعویزات وغیرہ جائز ہیں جیسے کہ پیچھے حدیث میں مذکور ہوا کہ الفاظ جب تک کفریہ نہ ہوں تو ان کے ساتھ دم کرنا جائز ہے اور اگر الفاظ کفریہ ہوں اور ان میں بتوں اور شیاطین کی تعظیم واحترام ہو تو ایسے الفاظ کے ساتھ

استعاذہ منع ہے اور جادو وغیرہ بھی ناجائز ہے اور حرام ہے۔ کیونکہ اس میں بھی کفریہ کلمات اور فساد فی الارض ہے۔ اور جادو کا حکم فقہاء نے یہ بیان کیا کہ اگر کلمات کفریہ ہوں تو کفر ہے اور اس کی سزا قتل ہے اور توبہ میں اختلاف ہے بعض نے کہا قبول ہو گی کے اور بعض نے کہا قبول نہیں ہو گی۔ اگر کلمات کفر نہ ہو تو قتل نہیں کیا جائے گا کوئی اور سزا دی جائے گی۔ اور اگر الفاظ حسنہ ہوں تو ان کے ساتھ دم اور استعاذہ جائز ہے جیسا کہ حدیث میں بتایا گیا کہ الفاظ کفریہ نہ ہوں تو دم اور استعاذہ جائز ہے۔ مثال کے طور اکثر بزرگان دین ہر قسمی وباء کے لیے یہ تعویز بتاتے ہیں اور یہ مجرب ہے کہ لکھ کر لگایا جائے تو وباء سے یہ حفاظت ہو گی وہ کلمات یہ ہیں: عبداللہ کا پوت آمنہ کا جایا جارے وباء محمد ﷺ آیا

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License